رفعت مرتضیٰ
فلوریڈا

جہاں پھول کھلتے تھے •

یہ کب میں نے کہا تھا
کہ تم سے جنگ کرنی ہے
نہ تھا کوئی تقاضا،
کمی کِس بات کی تھی؟
زندگی آسان تھی، مشکل تھی، اپنے ہاتھ میں تھی
کوئی بھی فیصلہ مشکل نہیں تھا ۔
تو پھر کس نے کہا تھا جنگ کرنی ہے ؟ ہزاروں میل پر ہنستی ہوئی معصوم ہستی پر
نئی آفات ڈھائی ہیں ۔
جہاں پہ پھول کھلتے تھے
جہاں پھولوں پہ تتلی خوبصورت رنگ بھرتی تھی،
پرندے چہچہاتے تھے۔
وہ بستی اب جہاں ٹوٹی چھتوں کے گھر
ہیں نوحہ زن مکینوں پر
کبھی معصوم باتوں سے تھے بارونق ۔
بہت سے خواب تھے جن کو ابھی تعبیر ملنا تھی،
بہت سے رنگ تھے جن سے ابھی پینگوں کو سجنا تھا۔

تمہیں کس نے کہا تھا ، کس نے مانگا تھا کہ تم مغرب کی جنگیں لے کے مشرق میں چلے آؤ
تمہیں کس نے بلایا تھا
زمیں رنگنے کو قتل عام کرنے کو !

ابھی پرسوں ہی کی تو بات ہے تم نے
میرے چھوٹے ، میرے پیارے ، میرے بھائی کو بھی
بس مار ڈالا ؟
وہ کیسے اپنی چھوٹی انگلیوں سے دِل کو میرے گدگداتا تھا
وہ ہنستے چہرے والا ، گدگدانے سے ہی پہلے ہنسنے والا ،
ابھی چلتا نہیں تھا ، گودیوں میں کھیلتا تھا ،
اُسے بھی مار ڈالا ؟

پھول کھلتے تھے ۲

وہ ماں کی،
خون آلود چادر پر ،
شکستہ پر پرندے کی طرح ،
بے بس ، بُریدہ ہاتھ جھلسے بال ......
سبھی کچھ چھوڑ کر جانے کہاں رخصت ہوا تھا .

میں تنہا رہ گیا ہوں !

میں تم سے یہ نہیں کہتا یہ سب کچھ تم بھی دیکھو ،
تمہارے شہر کے ،
کسی شاداب منظر کو ، چہکتے کھیلتے معصوم بچوں کو ،
کوئی چشم ِزدن میں مار ڈالے .
میں بس اتنا ہی کہتا ہوں
چلے جاؤ
تم اپنی سخت دل ، جنگجو لڑاکا فوج کو واپس بلا لو
اُنہیں بھی اُن کے بچے یاد کرتے ہیں .